## سوال

(627) مختلف کمپنیاں اقساط پر چیزیں فروخت کر رہی ہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل مختلف کمپنیاں اقساط پر چیزیں فروخت کر رہی ہیں، کیا ان سے قسطوں پر چیزیں لینا جائز ہے، ان شرائط پر:

(۱)...جب وہ نقد کیش پر اُدھار سے رعایت دیں۔

(۲)...جب ان کی اور بازار کی ریٹ لسٹ ایک ہو۔

(۳)...فرض کریں کہ بازار میں اور ان کو ۲۰/فی صد کمیشن ملتا ہے۔ اور وہ کمیشن کم نہ کریں اور بازار والے نقد مال پر کمیشن کم کر دیں۔ دونوں کو فیکٹری والوں نے ایک ہی کمیشن پر مال دیا ہے) اور اقساط پر دینے والی کمپنی بھی نقد کیش پر اپنا کمیشنکم کر دے۔

(۴)...کیا یہ چیز سود میں آتی ہے اگر سود میں نہیں آتی تو کیا یہ جائز ہے؟ (کیونکہ یہ رقم کے بدلے رقم نہیں ایک چیز کے بدلے رقم ہے)

(۵)...ہمارے پاس نقد خریدنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ اقساط میں ہم خرید سکتے ہیں اوپر دی گئی مختلف شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے جواب دیں۔ (عامر صالح)

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قسطوں پر بیع کی صورتیں دو ہیں۔ ایک قسطوں میں جو قیمت وصول کی جائے وہ نقد قیمت کے برابر ہو یا کم نہ زیادہ۔ دوسری قسطوں میں جو قیمت وصول کی جائے وہ نقد قیمت سے زیادہ ہو۔ پہلی صورت درست وجائز ہے جبکہ دوسری صورت نا درست وناجائز ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ فَلَهٗ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا))''جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو اس کے لیے ان دونوں میں سے کم ہے یا سود۔'' یہ حدیث ابو داوٗد 1 وغیرہ میں موجود ہے۔ پھر ربا اور کئی ایک ربوی بیوع پر غور کریں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مہلت اور اُدھار وتاجیل کے عوض پیسے وغیرہ وصول کرنا سود کے زمرہ میں شامل ہے۔ آپ نے جو پانچ چیزیں نمبر وار ذکر کیں ان میں سے کوئی ایک بھی قسطوں والی بیع کی دوسری صورت میں زیادہ قیمت کے مہلت وتاجیل کے عوض ہونے کو ختم نہیں کرتی لہٰذا ان پانچوں چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی بیع بالاقساط کی دوسری صورت سود ہی ہے اور سود ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَحَرَّمَ الرِّبٰوا} [البقرۃ:۲۸۵]["اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔"] اس سلسلہ میں اگر آپ تفصیل چاہتے ہیں تو مجلہ نداء الاسلام''کی طرف رجوع فرمائیں کہ اس کی جلد نمبر ۳، شمارہ ۸ میں بیع بالاقساط کے موضوع پر اس فقیر الی اللہ الغنی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ ۱۴۲۲/۱/۳ھ

1کتاب البیوع/باب فی من باع بیعتین فی بیعۃ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

**جلد02ص555**

محدث فتویٰ